



میرزا اسلم خان

عورتِ سیر

چاق سیریز

یقینی موت

منظہرہ کلیم احمد

چند باتیں

اگر آپ کے پاس ایک کتاب ہے جو آپ کو یاد دلاتی ہے اور
جو آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
اگر آپ کے پاس ایک کتاب ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
مستند و پر اثر نغمہ، نثر اور نظمیں جو آپ کو یاد دلاتی ہے

محترم قارئین، سلام

یقیناً سے سوچیں۔ یہ خط ہے ایک قلم کار کی طرف سے لکھا گیا ہے۔
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

میں نے یہ خط لکھا ہے۔ یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

میں نے یہ خط لکھا ہے۔ یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

میں نے یہ خط لکھا ہے۔ یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

میں نے یہ خط لکھا ہے۔ یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

میں نے یہ خط لکھا ہے۔ یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

میں نے یہ خط لکھا ہے۔ یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

میں نے یہ خط لکھا ہے۔ یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور
یہ خط ہے جس سے آپ کو یاد دلاتی ہے اور آپ کو یاد دلاتی ہے اور

شمارہ ۱۷ ————— اشرف قریشی
آئی

۱۷



اور ان ہی کے دودھ نون جیٹ سو جود تھے، اسلئے کہ جوئی نون سیروں کی پڑھیں
 نقاب علی مشن بھیجے ہوئے تھے۔ جس میں سے ایک ایک کوئی نو یا تیر
 لکھی اور اس نے سترہ بے رنگ کا نقاب پہنا جو، تھا، یہ کہ اس سے لڑ
 کر چلے۔ کہ کو سیال، مٹی، کوئی شیل، بن پر مودہ رنگ کا نقاب پہنے وہ کوئی
 بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے سینوں پر جو بے رنگے جو دت میں
 نمبر لکھے ہوئے تھے، رابک نمبر دوا، وہ نمبر پر پاؤ کا رنگہ سمجھا کہ
 تھما لی تے، ان بے رنگ تھوں کو سیرین بھیجی جوئی لکھیں۔ جس میں سے
 ایک پر دوا د مریسی اور باقی دو چاس کے دوا مریسی بیٹھے ہوئے تھے شرف
 پر تاقین بھیجے، تھا، اور کہ جس میں شرف و دوا جان کے ساتھ تھیں
 گنہ نہ تھے، افراد شرف چکے، انہوں میں کو بیٹ تے۔
 میں جیٹ کٹ، تو پانچ ترسوں کو نو ترس، آدہ کہ کتابوں
 سہ بے نقاب پکٹوں کے بیٹے یا نہ تھانہ بھیجے میں کہا،
 اسلئے کہ۔ ہم اپنے استقبالیہ تے بے دوتوں جوئے میں
 ہنس نے جواب دیا۔

جس کا دل پر ہندو کے لبرائوں کا جو ہرگز کیلئے تھے وہ ایک
 بڑی بڑی کھڑکی بن گئے۔ — یہاں پر کسی کی بھی کوئی نہیں
 پر وہ کسی کی بھی نہیں تھے۔ جو کہ اندر جو اس کے کسی پر تھے
 سے انکار کر دیا اور وہ کھڑکی کا پلٹ چلا کہ وہ ان کی کھڑکی سے جو
 تھے۔

ہر اس آف ہر چہ کہ ہو۔ لیکن اس سے ہا۔ ہی خفیت نہیں بدلی ہوئی؟
 "اے نے انتہائی فحشے لئے ہیں جواب دیتے ہوئے کہا۔

[illegible]

فادہ ہے۔ چنانچہ اس نے، ہمیں پرورش دینے والے مخلوق ہمارے کو اس قدر پرکھا
— جتنے اندوہ مخلوق پر آدمی آپ ہیں۔ دوسرے تعقلوں میں آپ علی ہر جہان
ہیں۔ — یہاں کہ ہر آدمی پر ہوش کے علاوہ جو علی عمران سے ہمیشہ اپنی
آپ کو پرکھیں آف وہ آپ کے ہوتے، لیکن آپ ہمیشہ اعلیٰ پر ہمارے
سے جہاں تھا، اور آپ ہمارے اپنے ہونے کے ایک ہی ہوتے ہوتے ہونے کے آپ
ہمارے ہونے کے ہیں۔ — اور اس سے قبل آپ کا نام ہر مخلوق میں ہونے
ہیں نہیں آیا۔ خداوند کا یہ عباد اور عسکرانہ ایشیاء ہمیں اپنی ہاں سے دعا دعا ہوا
کے ہوتے ہوتے ہونے کے ہوتے ہیں۔ — لیکن اس کے قبل آپ ہمیں
ہونے نہیں آتے۔ اس سے کوئی نسبت ہی ہونے کے آپ نے دانستہ
مخلوق کا وہ ہونا ہوتا ہے کہ آپ ہر جہاں ہر جہاں ہیں۔ — آپ اس
بہت کو ہوتے کہ آپ کا ہونا ہونے کے آپ واقعی ایک ہونے ہیں اور اس عسکرانہ
ہیں مگر آپ نے ثابت کر دیا کہ آپ علی ہر جہاں ہوتے ہوتے ہوتے
سوداگر ہونے پر ہونا ہیں اور دوسری صورت میں آپ ہندو ہونا سے
دائیں نہیں جا سکتے۔ — جہاں ہاں سے ہونا ہونا ہونا ہونا

ہیں کیا۔
 آپ کس قسم کا شہرت چاہتے ہیں؟ — عمران کا خیر بھی کفرست جو
 "وفا الیہا موت۔" — بس کے پیرا یہ بھی آجائے کہ آپ واقعی جو
 چاہتے ہیں وہ ادرست ہے؟ — جیفٹ پاس کے کیا۔
 "میں ایک تجویز پیش کرتی ہوں۔" — ایک سالہ لاداس بریدی
 نے ادرست میں چلنے لگے ہوئے ہیں۔
 کیا یہ تجویز؟ — جیفٹ پاس کے کیا کہہ رہا۔

ہیں اور اور ہر شے نے مسکرائے
ہاتھ کو ہر ایک سے پہلے کہ اس کو فکر و کلام بچا چیت یاں کسی
یہاں پہنچا۔

[illegible][illegible][illegible]

لیجئے اس کی بہت قیمت میں اسٹارٹر فی ضرورت پر گرا تھا کہ اب وہ مرنے کو بیٹھے
آپ کا لوتہ لٹیر کر رہا تھا۔

ابو۔۔۔ آریہ قضا بھی ہوئی ہے۔ ملازم پر بیڑی کو۔۔۔ اس نے
نے پرنس آف ڈمپ کا نام اس کو دے فرسٹ کو کیا کہ ہم علی گڑھ میں
محلہ میں ہے انھیں رہتے ہوئے نکلا۔

”جیسے اب کی یقین ہے کہ شرم علی مراد ہو۔ اگر تمہارا میکا۔ اب صاف
کیا جائے تو اصل علی مراد بھی سو رہا ہو جسے گا۔“ ملازم پر بیڑی
نے دانت پیچے ہوئے تھا۔

”خشب اب۔۔۔ آپ ہندوی کو دین نہیں کر سکتیں۔ ہم اس وقت
وہ پتہ کے رہا۔ یہاں۔۔۔ آپ اس بیڑی کو بھی دین نہیں سکتے۔ اب آپ
نے پتہ کو ڈالا ہے۔ اسے لے آستان کیا تو ہم دین بھی آپ کو نہ رہا۔ تاک سزا
ابیشیم کا روٹ ہے۔۔۔ ملازم نے انتہائی تحفظ سے لے کر کہا۔

”تجارت دینے والا۔۔۔ آپ نے محکوش دیں۔ ہم خود بات کر لیتے
ہیں۔ آپ کی شہر پروردستان سے پرنس کو ایک آپ چیک دینے کے۔
چھت یا سہ قندو اس سے خانا بھر گیا۔

”اسی سہ بات میں ہمارے قومی کا پہلا کھانا ہے۔ لیکن آپ کو کھانے کی
پیشہ کار حالات کی وجہ سے دوسرے آپ نے شکایتی ٹوٹ سے
دینے کی کر لیں۔۔۔ ہم اس سے اجازت کرنے کے لئے پوری لڑائی
تین ہیں۔۔۔ عمران نے بڑے دلہن لے لیے ہیں جواب دیتے ہوئے
کہا۔ رادو ملازم پر بیڑی کی انگوٹھ میں موجود ایک عمارت کی اس بات سے
بھڑکی گئی۔

”تو یہ اور بچہ نکالنا چاہئے۔۔۔ چہن ہمسائے دینے ایک ہمسائی
خواب چشمت کہلا اور وہ تیزی سے اٹھ کر کمر بستہ ڈیڑھ بج کر تھوڑی
پیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک قندو اور بیڑی کی تڑکی تھی
اور آج وہ بچہ تھا۔۔۔ اس نے کہا کہ میرا قندو لے کر رکھا تھا۔ پھر۔

”ملازم نے اسے اس سے اس سے بچا کر دیویش سے خوب اچھے شرع منہ دیا
اور ملازم کے ساتھ اسے تو ایسے کے ان کے چہرے کو مخصوص ملازم میں
خوب ڈرا کر رکھا۔۔۔ لیکن یہاں کے پیشانی میکا۔ اب کر گیا
تھا۔ کلاب ہے۔ پیشانی میکا۔ اب بیڑی سے ہیں۔ وہ صحن کشا تھا۔ اس نے
کافی دیر تک رگڑنے کے باوجود ملازم کے چہرے پر کوئی فرقہ ظہور
نہ کیا۔۔۔ ملازم پر بیڑی کا چہرہ ایک گھبراہٹ۔

”اب۔۔۔ دینے والا۔۔۔ پرنس کہ پیر کو دینے سے ہے۔۔۔
تجارت ہمسائے لڑائی لے لے کر کہا۔

”یہ کوئی مخصوص میکا۔ اب ہے۔ تمہارے کو جو وہ ایک آپ کے
ہاتھ میں کوئی مٹا نہیں۔۔۔ آج کل کو میکا۔ اب کے کیلکولر آ رہے ہیں وہ
اپنے سے صاف نہیں جانتے کہ مکمل سے صاف ہوتے ہیں۔
ایک ماہانہ کچھ سوچتے ہوئے کہ ان کو اس کی ہاتھوں کو اس باوجود
چھت۔

”یہ کھانا ہے آپ دیکھتے رہے ہیں۔ آپ اس طرح بھی لٹیر لے کر
لیجئے۔۔۔ شرم اپنا سر لٹا کر کہہ دیا کہ کوئی کھانا نہیں تھا۔
ہم کا اپنا کھانا بک رہا ہے۔ ایک آپ دنیا کے کسی بھی کھانے سے راضی نہیں
ہو سکتے۔ اس کی سٹال کے لئے صرف سادہ پانی چاہیے۔ اور اس کی خیریت

بروزی اور چیت باسن وہ دونوں ایک لذت کے بعد پری فرج طعنی ہو گئے۔
 "تو ایک باغ پرستان کی چاہتی ہوں شوخ۔" اس نے مادام پریشانی سے
 نے دیکھے تھے وہ بھی ہر شے سے بچتی تھی۔
 "مستفکر ہے۔۔۔ جیسے خوشی ہے کہ آپ کو طبیعت چاہی۔۔۔" یہ آپ
 اس علی عمران کی شکل باریک دیکھے۔ اور اب بھی اسے غصہ نہ چھوڑیں
 گئے۔ وہ غصہ تو لہرزنس آف ڈامسپ کے اخلاقیات میں پریشان کرنا
 رہتا ہے۔ اگرچہ یہ اس اعزاز و برتری کو دے کر کھینچا ہے۔
 ہر نئے ذرا اسے علی عمران کو کھینچ کر کھینچ دے کہ وہ اس کے ہاتھ سے
 لیکن اسے عجب یاد آ رہا ہے کہ ہر مل میں اس نے ہر مل بتایا تھا کہ علی عمران
 بنات خود مختار ہے۔ اور وہ کہہ کر اسے خود اپنی کرکٹ ہے؟
 علی نے ہر مل کہا جیسے اسے ایک ننگا یہ بات یاد آئی ہو۔
 وہ تو ہر مل آپ کو تنگ کر کے لے بات نہ آئی تھی۔ اور جب
 آپ علی عمران کے نام پر چلے گئے تھے تو مجھے یقین آ گیا تھا کہ آپ ہی اصلی علی
 عمران ہیں؟ مادام پریشانی نے لذت بھرے لیے میں اب
 دیکھتے سمجھتے کیا ہا۔
 "یہ مادام۔۔۔ میں نے علی عمران کی مثال کر لاس دلاؤ اور کٹر
 اور شاد دلاؤ ان کے ہر شے سے دامن کر کے بغیر چھینی ہے۔ وہ بے حد
 غفران آدمی ہے۔ وہ انرا دقت پر نہیں کر سکتا مگر ہر کوئی اس کی آسانی سے کہتا
 نہیں نہ چاہتا ہے۔۔۔ چیت باسن نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "آپ وہ قہر نہیں دیکھ سکتے تھے کہ آپ کو کتنے ہیں۔۔۔" انہوں
 انہیں بہت بھرپور ان کے متعلق مزید تفصیل سے کہہ سکا کہ وہ ہر مل اور پھر

ہر شے کو دے۔۔۔ مادام پریشانی نے کہا۔
 "وہ لذت تھا۔۔۔" اسے کچھ پیش کر دیا کہ اس نے فوراً
 ہر شے پر اسے جو کچھ آپ بناؤ نہایت ان کی تکیوں سے وہ غلطیوں کا
 رکھتے ہیں۔۔۔ ان کے اخلاقیات میں اور بدل گیا؟
 نہ دیکھتے کیا ہا۔
 "چیتا اب مجھے اجازت ہے۔۔۔" مادام پریشانی
 کے ہر مل وہ چیت باسن سے دقت کر کے اور پھر اس کو سلام کرنے
 نے بعد اپنے ساتھیوں سمیت گھر کے۔ وہ ان کے قہر سے علی عمران
 سے۔۔۔ یہ کہ اسے ہر مل میں اس کی رہنمائی کے لئے ان کے ساتھ
 آیا۔ اور وہ ان صحیح رہا تھا کہ یہاں سے فرستے تھے ہی وہاں پہنچاؤ
 چیت باسن وہ دونوں گھوڑوں سے غائب کر دے گا۔۔۔ ان کے
 ہر مل سے لذت وہ لذت سے اتنی آسانی سے دقت نہ ہو سکتی۔
 اسے اسے ایک بیانیہ ہی تھا اس کا ہر مل وہ دونوں تھیں دیگر ہر مل اور
 ہر مل کا یہ تھا کہ اس کے سکن میں تو اس کا اور اس کے ساتھیوں اور
 چیت باسن کا یہ تھا کہ وہ بھی تو کو کھینچتے ہیں۔
 اب ہر مل وہ سب میں پڑیں۔۔۔ اپنے آپ کو باریک کیا ہیں
 گئے۔۔۔ مادام پریشانی کے ہاتھ کے بعد چیت باسن نے سکر لے
 کر سہاوا۔۔۔ اس نے اپنے قہر میں کہا۔ دیا۔۔۔ یہ چیت باسن
 علی عمران کے ساتھ اور ہر مل کے ساتھ۔ اس کے ہر مل کے
 ان کی طرح سلجھتے تھے جب کہ ہر مل پر ہر مل چھٹی چھٹی دونوں
 سہاوا رنگ کی تھی۔

کے اعراس موجود نہ تھے۔ وائو کو لایا اور انہیں باہر جانے کے لئے کہا۔
 پہلے درخواب کو کھڑا کر پینا بھرا نکلا۔ اور اس میں آنا نام کر سہارا
 میں دیا۔

آپ شعلہ آفت کھیں۔ میں کافی بھڑاؤ بھریں۔
 چیت باس نے بے سہارے تھے۔ یہاں کہا تو عمر ان سے۔ ہمارے ہاں
 میں داخل ہو گیا۔ چونکہ اور چھوٹا ہی اس کے پیچھے اندر چلے
 گئے جب کہ چیت باس تیزی سے آگے بڑھتا ہوا گیا۔

تجوزف۔ ہمارے ہاں سے پرکھو اور وہاں رکھو۔ میں
 مضبوط کمان گروں۔ چیت باس کے چلتے ہی عمر نے خود
 اپنے مخالف پر کر کہا اور وہ فوجی سے۔ وائو کے کل اعراس پر
 تھیں۔

باس۔ اعراس نہیں لایا۔ تیرا کئی ہانڈی چایا تھا کہ اس
 اور اس کی گولی مرے۔ میں بڑی مشکل سے اس نے اپنے آپ پر نہ ہو کہ
 جو ان کے بڑا سا۔ نہ پاتے تھے جوئے کہا۔

تجوزف نے کہا کہ اسے سہارا۔ اسے راستہ سے نہیں
 کرتے۔ عمر ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تجوزف نے کہنے میں دیر لگتی تھی جب کہ راستہ سے نہ
 گناہ تو اعلیٰ پائی تھی مگر وہاں بھی گناہ سے۔ جو ان سے
 واک۔ نام میں پر۔ نیچے بہتے کہا اور عمر ان نے گتے بناب دیتے کی
 بہتے مسکراتے ہوئے انہوں نے پٹی جوئی کھڑی کا ماتہ میں تیزی سے
 اپنا کمرہ راج کر دیا۔ چہ بھون بعد ہی ڈاک پر سرخ رنگ کا ایک

تجوزف نے جھپٹے تھکے لگے۔

تجوزف۔ جیڑو۔ پشیم آف و صلیب سہارا۔ اور
 عمر ان کے قریب سے پائو سیرنگ سہارا۔ چیت باس نے
 میں۔ عمر ان کے قریب سے۔ چیت باس نے۔ چیت باس نے
 سے۔ عمر ان کے قریب سے۔ چیت باس نے۔ چیت باس نے

تجوزف۔ جیڑو۔ پشیم آف و صلیب سہارا۔ اور
 عمر ان کے قریب سے پائو سیرنگ سہارا۔ چیت باس نے
 میں۔ عمر ان کے قریب سے۔ چیت باس نے۔ چیت باس نے

تجوزف۔ جیڑو۔ پشیم آف و صلیب سہارا۔ اور
 عمر ان کے قریب سے پائو سیرنگ سہارا۔ چیت باس نے
 میں۔ عمر ان کے قریب سے۔ چیت باس نے۔ چیت باس نے

تجوزف۔ جیڑو۔ پشیم آف و صلیب سہارا۔ اور
 عمر ان کے قریب سے پائو سیرنگ سہارا۔ چیت باس نے
 میں۔ عمر ان کے قریب سے۔ چیت باس نے۔ چیت باس نے

تجوزف۔ جیڑو۔ پشیم آف و صلیب سہارا۔ اور
 عمر ان کے قریب سے پائو سیرنگ سہارا۔ چیت باس نے
 میں۔ عمر ان کے قریب سے۔ چیت باس نے۔ چیت باس نے

مسل بہت لڑا مٹری میں تباہ ہو جائے نہ وہ نہ وہ بھی بچ سکے۔

ہجر — آج کے دن گیارہ بجے پہلی بوند دست انداز کی گئی ہے میری
چور لڑکے کو یا تو بس پر کھسکا کوئی ذرا اولیٰ پھر ٹوکائی کر لیا
ادام لے کر ہیزت کا شلب کو کر لیا دھڑلے بھرے بیٹے میں لیا۔
مادہ بے دارا — آپ نے کسے چیلے سے نہ ملے میں جلدی کی کیا ہے
میں اسے اور زیادہ کچک کر لیا چیلے کا؟ — جیڑے سے سنبھلے۔
بچے میں لیا۔

تباہی بات درست ہے۔ واقعی مجھ سے جلدی ہوئی ہے۔ دما مل
اور کلام اور ہیز مل کر لڑکے کا سپر ایس کچک کر لیا میں اسے بھیڑ رہی تھی۔
ایسی اصل تباہی ہے۔ — — — — —

اور پھر اس سے پہلے ہیز کوئی بات ہوئی۔ لڑکے کا مل پر پہنچ گئی اور
ادام ہیز اور مرزا لڑکے سے تر کھٹے۔ — — — — —
لڑکوں نے ان کے تجویز داہیں دایس کئے اور وہاں پہنچے۔ ان کے
بچے نے ڈاکو کو گھسیٹا ہوا انہوں نے ہیز سے مڑ کر دایس پہل دیا۔
عورتوں کی دے دے آگے ہیز کے کہ انہیں لپٹ نہ لیں کی روکا رہی
ایک بھرت کڑی تھرا گئی — یہ دھوکا ہے جس کے قہر میں ان کا
تلا انہیں سے ایک — — — — — تو جان نے آگے بڑھ کر ادام کی کار کو زکے کا
شادو کیا۔

کیا بات ہے یہ تھڑا — — — — — ادام نے کار سے سر اٹھ کر دیکھا
ہوئے چھڑا۔

ادام — — — — — ہیز نے ایک عورت کا کو چپک لیا تھا۔ اس میں وہ
آدمی تھے لیکن خود ہی دیر اور ہیز نے وہاں ہانک کر ایک کی کو وہ کار



ادام ہیز کے لپٹے ساتھ لپٹے ہیز اور مرزا کے ہمراہ چھاڑ
سے ایک لڑکے پر آگئی۔ اور پھر لڑکے ہیز وادہ سے دما مل کی
فرخ ہیز کی ہیز۔ ادام کا چھڑا دے اور تو چھڑا صحت سے صحت چھڑا
تھا۔ آگے نہ لگتی ہیں پہلی اور ہیز کے دے میں ان کا اٹھانی پڑی تھی۔
ہے کھن لپٹے تھا — — — — — کر پھر ہیز ہی دما مل ہی لپٹا ہے۔ ہیز کی ایک
ایک نہ صاف ہوئے سے اس کا تباہ خلا تھا اور ہیز کے دے نہ صاف
پیدا کر کے اس کے خیال کو بالکل ہی غلط ثابت کر دیا تھا۔ — — — — — اور اس
طرز سے تباہ کر کے ہیز دایس کے ساتھ ہیز فرخ دے نہ صاف کا دے
کر دیا۔ اس کی پہلی جس کبھی تھی کہ کبھی دگبائی کوئی کبھی نہ صاف ہے
لیکن کوئی بات واضح طور پر سامنے نہ آئی تھی۔ — — — — — ہیز اور ہیز
بھی ادام کا دے کو کھانا کھانے میں تھے۔

کی خبری جو پاؤں سے تھوڑی دوسری دو ایک اونچ پر پہنچ گئی جس پر دوسرا دو ایک سے تھوڑی دوسری کالبا سس پہنچے غرضتے پہنچے ہوتے مانت نظر آ رہے تھے۔

دونچ یہی دیکھ دو: — ہاں میں نے مجیز سے کہا اور چیز نے

بہت سی دیکھی — دیکھ — کیا وہی لوگ ہیں جو — ہاں میں نے اوجیز

بہت سی دیکھی ہر مانتے ہوئے کہا اور یہ مجیز نے تو دیکھتا تھا۔ غرضتے

کر دیا۔

باغیچہ ہاں — اولوں آدمی وہی ہیں: — یہ مجیز نے پہنچ

لیے ہیں ہاں۔

میزبانی ہے ہم یہاں ان پر تشدد نہیں کر سکتے کہ جو راک

پر لڑتے لڑتے لڑتے ہو جاتے ہیں جس کی کھلیک کا کوئی اور طریقہ نہ جانتا

پانچ بجے۔ جو سے بغیر تشدد کے فوری طور پر اس بات کا پتہ لگ جائے:

مانہ ہے کہ

میزبانوں سے پہلے کے گھر کے کچھ کچھ کی طرف دیکھو۔ ان میں سے غرضتے

کے زمانہ کے ساتھ ساتھ اس قسم کے کاموں میں اس موقع پر غرضتے۔ چند

ہی محسوس ہو جو خود کو ان کی لباس پہننے اور اپنے شے پر آواز دینے پر لگا۔

کچھ ہاں کے ہاتھوں میں تھانوں اور پھر غرضتے سے تھانوں میں کودنے کا سہارہ ہے

اتنا تھانوں میں سے ہاں میں ہی ہوگا — غرضتے میں یہ چند کام کر سکتے ہیں

کرکٹ کی آواز میں سنا آواز میں نہیں ہے۔ اور ہاں میں سے کچھ کچھ کی طرف

متوجہ ہو کر دیکھو۔ اور ہاں میں تھانوں کی طرف متوجہ ہو کر دیکھو۔ اور ہاں میں

دیکھتے ہیں غرضتے میں سے ہاں میں ہے۔ اور ہاں میں سے کچھ کچھ کی طرف

کی طرف متوجہ ہو کر دیکھو۔ اور ہاں میں سے کچھ کچھ کی طرف

یہ غرضتے میں سے ہاں میں ہے۔ اور ہاں میں سے کچھ کچھ کی طرف

ہاں میں سے ہاں میں ہے۔ اور ہاں میں سے کچھ کچھ کی طرف

ہاں میں سے ہاں میں ہے۔ اور ہاں میں سے کچھ کچھ کی طرف

فیر بند ہی نہ دے گا۔ میں اپنا کام ہی سب کچھ کر رہا ہوں۔ — عمران نے
 اچھے بچے ہیں کہا اور پھر پند کی طرف دیکھتے گئے۔
 تین کا پڑا اب چہاڑ پر ان کی کیا اقدار اور کیسٹ گوردے کے مسلح سپہی ہیں
 چہاڑ پر دوڑتے پھرتے صاف نظر آ رہے تھے۔
 محمد انصاریت جیسے انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ اس کا کچھ بڑا کچھ
 دروازہ ہلکا کر خیر سب لوگ کیوں آج تک کھڑے ہیں۔
 سمندر — پر فرزند بن گیا اس آادود — میں ذرا صورت خانے
 کا پتہ کر آؤں۔ — عمران نے صفحہ کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور وہاں
 سے سر پڑنے ہوئے شیریں سے یہاں آکر ناشر فرار کروا۔

چھیٹ رہا سوئے نے جان بوجھ کر جزدن کو صحرانہ جنگ کے متعلق
 بتا دیا تھا۔ جسے خاتمہ تھا کہ ستر چھپ گئے۔ بقیہ کی فکر نے کافر مشن بہت
 جانے گا۔ وہ سید نے ان میں جا کر سن گئے۔ — کسی نہ اس کے انہی
 شہ اس کے ہوا۔ وہ کو کچھ بہت بھی ڈانٹتی تھی۔ اگر وہ میرا عمران کو کھانا دیتا
 تو یہ جیسی لڑائی لڑتے جاکر رہ دیتا۔ کیوں کہ وہ اس کا سامنے کے ساتھیوں کا
 مشرور کچھ تھا۔ — اس طرح عمران کی فکر سے انہی کو جانا نہیں چھٹا
 شخصت، اور خود بھی ان میں سے کسی کو گرتے نہ کیا سکتا تھا۔ اس طرح اس کی
 جان بچ جانے کے امکانات وہ محدود تھے۔ — اور یہ کھانا بچا بہت
 ضرورہ اور ان کے لئے بہت ہی گرانے کی چیز تھی۔ وہ بھی بڑی قوت پتہ یار میں رہتے ہی
 میں چارٹ کے لئے تیار تھا۔ کچھ بھی ان کی طرح اس کی گرتے سے بچا جاتا
 رہا۔ — اور پھر وہ جی بچے گرتے آئے۔ ان کی ہنس کا وہ تو جہان کے ہر بندے

میں اس کی تلاش کر دیکھ جائیے۔ بس کچھ دنوں کے بعد کچھ نہیں نکلا۔

دوسرا چور کے پاس سے گھر سے چھوڑا اور فخریہ دیا۔ اس نے دوسرے گھر دیا، چیت دیا، دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

چیت کا ہر قسم۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے اسے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

چیت کا گھر کچھ نہیں تھا۔ چیت نے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

چیت کا گھر کچھ نہیں تھا۔ چیت نے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

چیت کا گھر کچھ نہیں تھا۔ چیت نے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

چیت کا گھر کچھ نہیں تھا۔ چیت نے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

چیت کا گھر کچھ نہیں تھا۔ چیت نے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

چیت کا گھر کچھ نہیں تھا۔ چیت نے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

چیت کا گھر کچھ نہیں تھا۔ چیت نے لے کر دیا۔ چیت دیا۔ اب چور کی طرح فخریہ چکا نکلا۔

نہروں سے۔ تو میں نہ بڑا ادھر ہوتی تھی کہ ہر دوں کا کہوت ہی چاہی بنا،
 نہ رست کی۔ میں ابھی چوتھ سیکڑی دو گھر کو تو دل کتہ ہوں۔ اور
 تم جانتے ہو کہ میرے ایک قوی پر تھا ماما یا دشت پوکا؟ تو تم نے
 اس بار بیٹے سے معافی لے لی کہ کیا۔ انہ کو تو میں کاجی چادر۔ نہ تو ان کو نہ دھیم
 کہ تو لی بار سے یہ بخود اپنے سر پہنایا۔ اسی بار سے رکھو کہ جو اہل حق، مسکرت
 ہوئی تھی۔ اس سے پہلے مجھے بہتر مشورہ میں آکر فہم نہ ہوئے۔ جس کے
 منہ سے نکلا تو کئی تھی۔ اور چون کہ فہم کر لیا تو کئی تھی اس لئے ظاہر ہے کہ وہ
 ظلم والا تھی عورت تو دل سے چوٹی گئی۔

تم مجھ پر وہی ممت کو یاد۔ پانچ سالو سے کہ لیا۔ قری قری اب
 تیرے سے ہیں۔ ہے اور اس کو داس۔ تھی چاہا رست جا تھے رہیں چاہا زور
 جہر سے جس کے پر چنے ڈال دوں گا۔ کہ تری ولایت سے اپنے آپ کو
 نکال کر تے جس کے کیا۔

ہر نہ۔۔۔ چاہئے اور گئے۔ تم نے مجھے کوئی نام نہ آئی مجھ
 رکھا ہے۔ اس ماہ سے ملائے گا تو رستے آئے۔ وہ پر میرے لئے ٹیکہ دے
 دے گا ہے۔ انہ میں شاید معلوم نہیں کہ یہ وہی وہ جہر وہ میری ذاتی حکمت ہے
 اس سے میں نے نام نہ ہو کہ رست سے تیرے کہہ دے۔ اور تیری باتوں
 سے اگر میرا اسے باخبر تھی نہیں لگاتے۔ اس کے باوجود میرا نہیں چاہئے ہے
 کہ تم لیا۔ تری یا اس کا۔ اس لئے وہ تو میں اپنے ہاتھوں میں لکھ کر دے
 پہننے کے لئے ظاہر ہوں۔ یہ تم نے مجھے سے معافی کیجیے میں جواب
 دے دیتے ہو گے گا۔

یعنی نہ بڑا جا تے کہ کیا جواب ہے۔ کہ نہ لایں گے جواب دیا۔

انت ابھی تھا۔ میں نہی تاکہ نہ تو میں لایں گے کا سیکڑی نہیں آف ڈھپ ہیں
 چاہا سے کہ تو دے ہو جلتے گا۔ میں سے چھپنے کا نہ تو میں چاہے؟ اور
 چاہا تیری کار سے تھی میں جلتے گا اس طرح اس کا چاہا کہ یہاں ہو
 نہ کے گا۔

مگر وہ نہ پندہ رست لیا میں رست کوئی ولایت کے خوش آمد گئے۔
 بہ بہ میری چیز سے ان کو نہ روٹ اسی کی پور سے جہاں کی معافی دینے کے
 اور نہ۔ میں وہ نہ تو میں ان کا محبوب نظر آئے ہے اور یہی اس کے عین نہ حق
 وہ لایا۔ تری کے لئے کہ تھی کوئی رست تھی نہ جلا۔

یہ سیکھ جو کہ تھے یہ سب کو کہ کیاں غائب ہو گئے ہیں انہیں نہ حق
 مگر میں چاہا میں نہ تو میں تھی۔ تھے وہ اس کے اور نہ سیکڑی لایا تھا کہ
 کوئی نہ لایں گے کہ وہ اس کے جوئے لئے میں کہنا۔

میں جس میں میرا وہ گھڑ دے تھا تو میں۔ اپنا اطمینان کو کو کر لیں نہیں
 اس کے بعد اپنے کہ تھی انک حشر کے لئے تیار نہ تھے۔ ہو تھے چاہا
 کو میں پر الیہ تھی سے چاہا وہ اہل مسکرت تھے ہوئے کیا۔

تھ اس کو کوئی نہ کہنا۔ چاہئے نہ اس کے میں ہوا تو سیکڑی رہا تو میں نہ کہ
 بہ تیری میرے ساتھ۔ کہ نہ لایں گے کو اس کے گھر وہ تو میں سے کہنا۔
 اور وہ تیری نہ کہنا کہنا کا اشارہ کر کے وہ تیری سے مگر نہ کہنے
 سے پاس نہ تو میں چاہا۔

تنتیج یک عمر کوشش و جدائی پتہ کھسے جا رہی کیا جا رہی ہے۔ انیس اوکمبر، تھار
میں سے بڑے ڈیڑھ لاکھ انڈین آرمی اٹھا۔ — میں کہہ رہا ہوں آؤ، کیا
میں چلا رہی ہوں، اور پھر اس سے اپنے کہہ رہا ہوں کہ وہ اس کی بات کو سمجھ نہ سکتا۔
ایک سو ساڑھے تین سو سے کہتے ہیں وہ اہل ہوا۔

میں نے کہا: "اگرچہ میں نے اسے پہچان لیا ہے، لیکن اس کے قریب نہیں جاؤں گا۔" اس نے کہا: "اگرچہ میں نے اسے پہچان لیا ہے، لیکن اس کے قریب نہیں جاؤں گا۔" اس نے کہا: "اگرچہ میں نے اسے پہچان لیا ہے، لیکن اس کے قریب نہیں جاؤں گا۔"

پرنس آف ونس۔۔۔ کہتے تو اے آؤ جلدی
 کوئی دینے نہ خوشی سے اپنے ہمے کہا۔۔۔ نہ ہم جواب تک عرض کیا
 حاضر تھا اس کے چہرے پر رشک تو کمال میں یہاں تک تھا۔

یہ کہیں ہے۔ میں کس پرستار کو محبوب کہیں ہائے
دو تیرے چہرے ہوئے کہا۔

بہر حال، اے میرے عزیز ایسکے ایکس کرن وگڈ کی دلی محبتی — 21 —
 اے عطا کو، کوئی پانسانا تھا۔

[illegible]

ہائے — کہیں ناپید نہ گئے ہوں اور میری جھجھکیاں اب شیریں سے والیں
 مڑاؤ، اور جھجھکیاں نہ روکیں چھوڑ دوں گی کہ ہر دھڑکن سے نہ کوہِ برف
 نہ، نہ زلزلے کی سپاہی کے ساتھ تلی، بلکہ ان داخل ہوئے قلعہ — چوائے کہ سمندر
 میں برفِ نعلی نے کی وجہ سے اور کایک ایک دھڑکن بکاؤں میں لے آؤں
 وقتِ رونا دہنی اور کھل جانے کا سامنے کہ کس پر تاجِ بھین دھاکا کیوں کہ
 وہ سحر سے شریک نہیں بناتا، رہا تھا۔

عمر بن الخطابؓ نے فرمایا: "ابو عریضہؓ کا ہے۔" — سران سے میرے
میں داخل ہوئے تھے، بہت کھنکھائی اٹھ اٹھی۔
عمرؓ نے فرمایا: "میرے جہیز سے میرے۔" — کھنکھائی اٹھ اٹھی۔

[illegible]

مطلی کمرچہ عزت پرستان آفت و مصیبت — آپسے نہ تباہ
کریں دینے کو زور قہر اس کے ساتھ ست آئے لیکن اس کے باوجود یہ
بالو کرمی ابھی بنا اپنے گھر — میرے پاس ایذا دینے کے لیے چند حواری
میں سے کسی بنا دے گا — کھانا نے جنت میں دے دے گا
پھر کیا ہے — پرستار و صاحب تو مغرور الیہ کے کلامت بنا
مکمل ہے — اس کے لیے کیا ہے تو ابھی بنا جو اسے لیکر تہذیبی شکر دے
اور ہرگز شکر نہیں ملے گی کہ وہ اپنے — کرلی دینے کے لیے
نہ لے سکے —

ہمیں نیکو کا تصور اس طرح ہے کہ ہم نے کہا ہے۔ آپ نے مجھے بتا دیا ہے۔

سب لوگ گامزن ہو کر بیٹھ کر بیٹھ گئے، دیکھ کر ان کی دلچسپی کا حال دیکھ کر سب پر ہنس پڑے۔
 کھانا کھا کر، سب اپنے اپنے کمرے کے طرف رخ کر دیے اور سب نے اپنے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔
 پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

پھر — — — — — سب نے اپنے کمرے میں جا کر سو گئے۔

تیم و ہوا کی ایک بار دوسرت ہے میرے ساتھ وہی کی گئی تھی خرابی سی ہو رہی
 ہے۔ تمام ایک دو کو دوسروں میں چٹا ہوا۔ جب میرا راتھی آکر مجھے کہہ دے گا تو دوسرے
 سوا کی بات تو میں ہاں کی کا اعتراض کر دیتی ہوں۔ اور یہ ظہر تھا ہے تھوڑے
 کروائی گا۔ چہرہ ہوا دوسرے کا کیا بیٹھ۔ میرا فہم قسم۔ اور وہ نے
 میری زبان پر پیش میں کہہ دیتے تھے۔

میرا ہی کر لیا۔ میرا بڑی کوشش کی ہے کہ بغیر تشدد کے
 یہ قبول کیا جائے کہ جو یہ فیصلہ کسی شروع میرے میں نہ ہو جس آئی۔ دوسرا اللہ
 تمہارے کے تشدد کی اجازت دے۔ تو میں ابھی سب کچھ کہیں سے
 ان کو ان پر۔ میرا ان نے حدیث میں سے لے کر اور کئی کئی
 ساتھ ساتھ مجھ پر چڑھ کر چہرہ بھونچا۔ ایک سو تھوڑا سا
 ہم۔ ہم۔ ہم۔ آتش دہرہ ہے۔ کہہ کر میں نے بھلائے

ہوئے ہیں۔

پہچھو رہی ہے۔ جتنا ہے جہاں تو کسی پر نہاں بھی نہ کہہ دیا جائے تو میری
 کی کھالی اور دیکھتے ہیں۔ میرا ان سے بڑا سامان بابت سمجھ کر
 منہ سے اسے سب کچھ ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ کہہ دیتے ہیں۔ یہ ان الیا انہیں
 ہر گز نہ۔ کہہ کر ان سے اس وقت کہنے کو کہنا۔

چھو کر لیا۔ اسے اب نہ بھینٹ کھو۔ چلنے کو۔ پہلے تو
 میرا بہت قوت تھا۔ اب جو کیا ہے۔ جو چہرے تھے تو چھوٹے ہوئے
 ہیں۔

میں اب بھی چہرے میں میری ٹھیکیت دکھائی دے رہی ہے۔ اب میں ہاں جاؤں
 اور ہذا کے تھیں سب کچھ بھول گیا ہوں۔ اور یہ وہ ہے کہ وہ کہ
 تشدد اور چٹا ہوا ہے۔ ایک کام میرا میرا ہوا ہے۔

میرا سب سے پہلے ایک دو کو دوسروں میں چٹا ہوا ہے۔ میرا ہی کہہ کر
 ایک ایک کو دوسرے کا چیک نہیں ہے کہہ کر۔ میرا وہ ایک ایک کی کہہ کر
 اختیاست کہ چیک ہر دوسروں میں کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 تشدد ہے۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 اور تو چہرے کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔

ایک ایک کو دوسروں میں چٹا ہوا ہے۔ میرا کہہ کر۔
 میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔

میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔
 میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔

میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔ میرا کہہ کر۔

”بس میرا غم۔۔۔ میں نے تو چنگاٹ لکھا ہے۔ آپ کے بھانڈے
اور پائے دانت دیکھ کر ہوا بھی کوئی پہلی کا پڑ ہو جو نہیں ہے۔“ — لینڈر
نے جواب دیا۔

”آپ کا دل رکھتی ہے۔۔۔ یہ کچھ کچھ کر رہا ہے۔“ — یہ قہقہے
ایک لمحہ فخریہ سننے کے بعد ہوئے۔

”میں نے غلام کا قبضہ کر لیا ہے۔۔۔ یہ بے گنہگار ہیں اور ان کے کپڑے
تو اس طرح دیا۔۔۔ تو ان کے ساتھ ایک ہونڈا اور ہر شے لے گئے ہیں۔“
لینڈر نے بے خبری سے جواب دیا۔

”اور۔۔۔ چوٹیکہ ہے۔۔۔ اگلے روز بڑی رشکریں۔۔۔ اور
جتنی نیرازاں ہیں۔۔۔ اور آپ کی طرف سے کیا بات کہہ سکتے ہیں۔“
یہ قہقہے سن کر جواب دیا۔

”میں نے شکریہ۔۔۔ یہ ہمیشہ آپ کا سونہ ہوتا ہے۔“

لینڈر نے کہا۔

”اور۔۔۔“ لینڈر نے۔۔۔ اور غم سے کہنا اور مسرور رہنا۔
”ہوئے بندہ تو غم مولا۔۔۔ اب ہم اطمینان سے لیا ہوا زمین اور زمین جو
یکے ہیں۔“ لینڈر نے۔۔۔ اور غم سے کہنے کے بعد لینڈر نے وہ دوسرا بھی
بندے جو نئے لکھ کر ہے۔۔۔ اور غم سے کہنے کے بعد لینڈر نے وہ دوسرا
کھڑے سے۔۔۔ لینڈر نے۔۔۔ اور اس کے پیچھے غم سے کہنے کے بعد لینڈر نے وہ دوسرا

”یہ ایک موقع دیکھو گا، میں ہاتھ کے نیچے کو کر رہا ہوں۔۔۔ کس طرح
کوئی ہے۔۔۔ کوئی ہانڈا۔۔۔ لے کر بیٹھ گیا۔۔۔ کس طرح
ہیٹے ہوئے۔“

”نہی الحال تو سہولت ہے۔۔۔ اور آپ ہاتھ کے نیچے کر
دیکھتے ہوں۔۔۔ اور چاہے آپ نے اس قدر شے کہ شے شروع کر دی۔
لینڈر نے جیسے ہی یہ کہہ دیا۔“

”میرا غم۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔“ لینڈر نے۔۔۔ اور غم سے کہنے کے بعد لینڈر نے وہ دوسرا

”آپ گھر رہے تھے کہ کوئی غم؟“ لینڈر نے۔۔۔ اور غم سے کہنے کے بعد لینڈر نے وہ دوسرا
غزوں نے۔۔۔ اس وقت سے کہہ دیا۔۔۔ لینڈر نے۔۔۔ اور غم سے کہنے کے بعد لینڈر نے وہ دوسرا
بے اختیار مٹ رہے۔“

[illegible]

میں کہ جب بارگاہِ اقدس میں ہوں اور ان کو دیکھ سکے گا تو پھر چاہیے کہ وہاں
 شہ نے وہاں جگہ صرف یہ ٹھیک کر کے کہ اگر کوئی شخص وہاں کے یہ دونوں مہاتمن
 سے ملنا چاہتا ہے تو ان کے ساتھ جانا چاہیے، ان کے ساتھ جانا ہے۔ — وہاں
 جو کچھ تو میں نے دیکھا ہے وہی کہہ رہا ہوں۔ — جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہی کہہ رہا ہوں۔
 جس کا ذکر ہے، وہاں کے یہ ہے۔ — ان کے ساتھ جانا ہے۔ — ان کے ساتھ جانا ہے۔
 جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہی کہہ رہا ہوں۔ — جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہی کہہ رہا ہوں۔
 ان کے ساتھ جانا ہے۔ — ان کے ساتھ جانا ہے۔ — ان کے ساتھ جانا ہے۔

باعتراق ایہ فردوس کے نیچا لوگ نے نویں لاکھ قریب، مقررہ پانچ سو منٹ
 بعد بعد دو گھنٹہ پہنچ گیا کہ ایک ایک کر کے اور دائرہ بند و، ایمان پر
 باہر نکلے۔ اور انجیل کے مسند میں چل دیں، فنا میں اودے سرگرم
 تہذیب کی طرف ملتے چلے گئے۔

’یہ نیت جہان سے آنت و لست و ہون: نیت کہ خواہ لگنا کہیں یہ بہر شے
میں آج کہ فردا نہ ہو جائیں ——— نہ اپنی ہے جز نیت سے یہ غافل بہر کو کہ دہر

۱۸۰۰ء تک انگریزوں نے اپنے کھنڈے جو بنے ہوئے تھے،

[illegible]

مولا نے یہ سب سنا تو اسے دغہ ہو گیا کہ اسے عزیز سے ایسا دینا کھار ایک
شے سے بچو لیا۔ اور وہ لوگوں کے زائل کے بھی بچے نہ رہا ایک لقمہ عزیز سے
بچے کہنے لگا۔

فصل دوم در بیان اصول و قواعد — در هر یک از اینها یک کتاب است: سلطان

جو تمام امور کے ساتھ یہ ایڈیٹر بن جائے۔ کہ جسے ایک کھڑے ہوئے

میں نے کہا: "پھر مجھے کچھ بھی — شاید بچے ٹھکر دیں۔" — اس کے بعد دو گھنٹے
 کے بعد انہی نے دوبارہ آئے۔ — یہاں تک کہ میرے بیٹے میں کہا کہ اب وہ اپنے غم چھوڑ گیا۔
 یہ وہی خاص شخص تھا جو — تقریباً اسی ٹنٹ کے بعد — عقیدہ رکھنے والے آزاد دنیا دوست بن گیا۔
 "میرا دل — — —" — "میرا دل — — —" — "میرا دل — — —" — "میرا دل — — —" — "میرا دل — — —"

نہیں۔ — مگر انہیں دیکھنا اور سنانا — — — عمریں سننے پر

نہیں، بلکہ انہیں ایک گریڈ کیلئے لے کر آئے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ہم ان کی محنت کے مطابق ان کو پورے پوزیشن پر لے کر آئے۔

خود ہی پر بند گذر کر لایا۔ اسی لمحہ ان جڑ سے جس باغی میں وہ گئے تھے وہ بڑا
 اور غیر پورے گئے ہو کر لوں کا اسے بھٹکا گیا۔

وہ سیدے ساتھی ہیں جو نہ سوت میں نہ بھی بڑی جھلجھلایا اور نہ کو ہال پر نشانہ :
 یہ تم نے غریب اور غریب کا تھوڑا کچھ دیا ہے۔ جسے کل گئے تھے وہ گناہ گوارہ نہ ملے سر نہ
 دیا اور اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔

غرض کہ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔
 کے چہرے پر شہ نہ لایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔

کڑا لیا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

وہ سیدے ساتھی ہیں جو نہ سوت میں نہ بھی بڑی جھلجھلایا اور نہ کو ہال پر نشانہ :
 یہ تم نے غریب اور غریب کا تھوڑا کچھ دیا ہے۔ جسے کل گئے تھے وہ گناہ گوارہ نہ ملے سر نہ

دیا اور اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے چہرے پر شہ نہ لایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔

کڑا لیا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔
 کے اب وہ کچھ نہ تھا۔ یہ سیدے سوت میں نہ گھلایا۔ اس کے اب وہ کچھ نہ تھا۔

ہاں گیا، اور کوئی دیکھ نہ پایا۔ اس میں نے وہ تمہارے بھی، اور افسانہ کیا۔ اور
میں نے اس پر ہنس کر دٹ بیٹھنے کے لئے ہنس پر اٹھ کر کہنے کے لئے ہنس
پہنچنے کے لئے کہتے ہو تو یہ کہہ کر کہنے کے لئے کہتے ہو کہ ہاں گیا۔ وہ
اس بناوٹ سے کہ تمہارے ٹکڑا تھا کہ تمہارے کسی سیدنا خیر سے کہہ کر ہاں گیا۔ وہ
وہ اور تو یہ کہہ کر کہتے ہو کہ تمہارے کسی سیدنا خیر سے کہہ کر ہاں گیا۔ وہ
تھے۔ اور یہ اس سے کہتے ہو کہ وہ اور تو یہ کہتے ہو کہ ہاں گیا۔ وہ
سے ایک دوسرے کی طرف تھک گئے۔ اور یہ اس سے کہتے ہو کہ ہاں گیا۔ وہ
میں کا ہاں ہو گیا۔ وہ اور تو یہ کہتے ہو کہ ہاں گیا۔ وہ
کہہ کر ہاں گیا۔ وہ اور تو یہ کہتے ہو کہ ہاں گیا۔ وہ
کہہ کر ہاں گیا۔ وہ اور تو یہ کہتے ہو کہ ہاں گیا۔ وہ
کہہ کر ہاں گیا۔ وہ اور تو یہ کہتے ہو کہ ہاں گیا۔ وہ

[illegible][illegible]

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی طرز سیر

پیشانی پرانے _____ کئی	برتنہ ستون _____ کئی
گزیرت کا اندازہ _____ کئی	نادا اسٹیکو _____ کئی
بلڈ پلڈ _____ اول	پلڈ ٹک _____ کئی
بلڈ رتخ _____ اول	داثر پلڈ _____ اول
حشرات کا دھن _____ کئی	غریب دہن _____ اول
پک ایتھس _____ کئی	گریٹ ڈکٹرینا _____ اول
کارینکا _____ کئی	پک پلڈ _____ اول
پلڈ کات _____ کئی	ڈوٹو فاسٹر _____ اول
پلڈ ڈاٹ _____ کئی	نیوگ فاسٹر _____ اول
پلڈ مسٹر _____ کئی	سپرٹ ڈاٹ _____ کئی
نصف ناطہ _____ اول	نارین _____ کئی
نارین ناطہ _____ اول	اکٹین گروپ _____ اول
نارین پلڈ _____ اول	نارین گروپ _____ اول
نارین پلڈ _____ اول	نارین _____ کئی
نارین پلڈ _____ کئی	نارین _____ کئی

یوسف براورہ پاک گیت ملتان